بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲ رمضان ۱۳۹۳ھ ۔ ۳۰ تبوک ۱۳۵۲ ہش ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۲۲

سفر یورپ سے واپس تشریف لانے کے بعد مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ پہلا خطبہ جمعہ

سیلاب کی آزمائش کے موقع پر احباب جماعت کی امدادی مساعی پر اظہارِ خوشنودی

سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا تذکرہ اور یورپ میں اسلام کی ترقی کے لئے تحریکِ دعا

ربوہ ۔ ۲۹ تبوک ۔ کل بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۲۸ تبوک (۲۸ ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ سے واپس تشریف لانے کے بعد مسجد اقصیٰ ربوہ میں پہلی مرتبہ نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس طرح قریباً اڑھائی ماہ کے بعد ربوہ کے احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے اور حضور کے بصیرت افروز خطبہ سے مستفیض ہونے کی سعادت و توفیق حاصل ہوئی۔ اس موقعہ پر بیرونجات کی قریبی احمدی جماعتوں کے بہت سے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور مسجد اقصیٰ میں معمول سے بہت زیادہ نمازی موجود تھے۔ خواتین بھی برعائت پردہ کثرت کے ساتھ شامل ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے رُوح پرور خطبہ جمعہ میں پہلے اِس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے حضور کو قرآن مجید اور اسلام کی اشاعت کو وسیع تر کرنے کی غرض سے اِس سفر کی توفیق عطاء فرمائی اور خدا تعالیٰ نے بے شمار رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے نظارے دیکھ کر حضور بخیر و عافیت واپس لوٹے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تباہ کن سیلاب کا ذکر فرمایا جو حال ہی میں اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکمت کے ماتحت پاکستان میں آیا۔ حضور نے قرآن مجید کی روشنی میں اس قسم کے ابتلاؤں کی وجوہ اور حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے صابر بندے اپنی اصلاح کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ پختہ اور گہرا تعلق قائم کر لیتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس امر پر بہت اطمینان اور خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ سیلاب کے موقع پر جماعت کے ہر طبقہ نے اپنی تکالیف کو فراموش کر کے اہلِ ملک کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کی ہے اور اس طرح اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بابرکت سفر یورپ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ انگلستان کے اخلاص، والہانہ خدمت اور مہمان نوازی کی بہت تعریف فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ غلبۂ اسلام کی جنگ تبھی جیتی جا سکتی ہے جبکہ امام کو اپنی ڈھال بنایا جائے اور اسکی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تبلیغ اسلام کی بڑھتی ہوئی ضرورت و اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے خاص دُعائیں کرنے کی تحریک فرمائی اور بتایا کہ اِس سلسلے میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ماتحت ایک بہت بڑا اور اہم منصوبہ حضور کے ذہن میں ڈالا ہے جو انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بیان کیا جائیگا تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بعثت کا مقصد پورا ہو۔ اور نوعِ انسان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے اُمّتِ واحدہ بننے کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غلبۂ اسلام کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۹ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور دینی مہمات میں غیر معمولی کامیابیوں کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت اکثر مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفاء عطاء کرے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے مکرم کریم احمد صاحب ظفر کو جو آجکل امریکہ میں ہیں، اپنے فضل سے ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء کو پہلی لڑکی عطاء فرمائی ہے جو محترم مولوی ظہور حسین صاحب کی پوتی اور مکرم میجر عبد الرحمٰن صاحب مغل کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے، اسے نیک اور خادمہ دین بنائے۔

ربوہ کے تعلیمی ادارے تعلیم الاسلام کالج۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ جامعہ نصرت نصرت گرلز ہائی سکول اور فضل عمر جونیئر ماڈل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد یکم اکتوبر کو کھل رہے ہیں۔

جملہ طلباء و طالبات کو وقت پر حاضر ہو جانا چاہیئے۔

---

۲۸ تبوک کو میو ہسپتال میں مکرم عبد اللطیف صاحب خالد بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ابن محترم میاں عبد الحکیم صاحب گنج مغلپورہ کے گردے کی پتھری کا اپریشن ہوا ہے جو کہ کامیاب رہا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ)

کل آمد پر شرح کے مطابق ادائیگی کیجیے

وکلاء، ڈاکٹر، تاجر، صنعتکار اور زمیندار احباب سے گزارش ہے کہ کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ) ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ماہ تبوک ۱۳۵۲ ھش

جہاد بالقرآن اور اس کی فرضیّت

ہم قبل ازیں جملہ دیگر ادیان پر اسلام کی اس عظیم الشان فضیلت پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اسلام ہی ہر لحاظ سے وہ کامل و مکمل اور زندہ مذہب ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر قیامت تک رونما ہونیوالے تمام بنی نوعِ انسان کی فلاح و نجاح کو وابستہ ٹھہرایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دین کو لانے اور اسے دنیا میں قائم کرنے والے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے واسطے بیک وقت پوری انسانیت کی طرف رسول بناکر بھیجے گئے ہیں اور اسی بناء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو تا قیامت تمام جہانوں کے لئے رحمت قرار دیا گیا ہے، پھر آپؐ پر نازل ہونے والی شریعت بھی ایک زندہ اور کامل شریعت ہے اور حقیقی فلاح کے حصول کے لئے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے اسکی اتباع ضروری ہے، اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اسے تمام جہانوں اور تمام انسانوں کیلئے سراسر شرف کا موجب ٹھہرایا ہے۔ مزید برآں اسلام کے پیرؤوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک زندہ اور کامل مذہب، زندہ اور افضل ترین رسولؐ نیز زندہ اور کامل شریعت پر ایمان لانے کی وجہ سے بہترین اُمّت کے لقب سے سرفراز فرمایا ہے۔

آج ہم اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کی اس عظیم الشان فضیلت اور خود اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کے اپنے اس امتیازی شرف کی وجہ سے ان پر ایک بہت ہی عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ عظیم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی قرآنِ حکیم کی لازوال و بے مثال تعلیم اور اس کے پیغام کو دنیا کی تمام قوموں اور تمام انسانوں تک پہنچائیں اور اس طرح انہیں حقیقی فلاح و نجاح کی راہ دکھائیں۔ دنیا کا کوئی علاقہ اور کوئی فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآنِ مجید کی تبلیغ نہ پہنچی ہو۔ یہ ایک نہایت ہی عظیم ذمہ داری ہے جو اُمّتِ مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کی گئی ہے اور اس کی کماحقہٗ ادائیگی پر ہی اس کے خیر امۃ کے لقب سے ملقب رہنے کا انحصار ہے۔ ہر چند کہ سورہ آلِ عمران کی آیت كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ میں ان کی اس ذمہ داری کو وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے آپؐ کی پوری اُمّت کو یہ عظیم ذمہ داری پوری مستعدی اور فرض شناسی سے ادا کرنے کا باقاعدہ حکم بھی دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝

(الفرقان آیت ۵۳)

یعنی تو حق کے منکروں کی پیروی نہ کر بلکہ قرآن کے ذریعہ سے اُن سے بڑا جہاد کر۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد بالقرآن کا حکم دیا ہے اور جہاد بالقرآن کا مطلب یہی ہے کہ قرآنِ مجید کی لازوال و بے مثال تعلیم کو اُن لوگوں تک پہنچایا جائے جنہوں نے اسے ابھی تک قبول نہیں کیا ہے۔ چنانچہ تفسیر رُوح المعانی میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ آیت زیرِ تفسیر میں بہٖ سے مُراد قرآنِ کریم ہے لکھا ہے:۔

اَیْ بِالْقُرْاٰنِ وَذٰلِكَ بِتِلَاوَةِ مَا فِيْهِ مِنَ الْبَرَاهِيْنِ وَالْقَوَارِعِ وَالزَّوَاجِرِ وَالْمَوَاعِظِ وَتَذْكِيْرِ اَحْوَالِ الْاُمَمِ الْمُكَذِّبَةِ فَاِنَّ دَعْوَةَ كُلِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلَى الْوَجْهِ الْمَذْكُوْرِ جِهَادٌ كَبِيْرٌ۔ (رُوح المعانی جلد ۶ صفحہ ۱۶۲)

یعنی اس جگہ جہاد سے مُراد قرآنِ کریم کے ذریعہ جہاد کرنا ہے اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں جو براہین اور کفر کے خلاف باتیں ہیں اور اسی طرح جن خلافِ اخلاق امور پر زجر کیا گیا ہے اور جو جو نصائح کی گئی ہیں ان سب کو پڑھا جائے اور نبیوں کی منکر اُمّتوں کے احوال بیان کر کے دوسرے لوگوں کو نصیحت کی جائے کیونکہ دنیا کے تمام انسانوں کو اسی طریق سے اسلام کی طرف بُلانا ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔

سو گویا ان معانی کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دو حکم دئے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ قرآنِ کریم کا بغور مطالعہ کر کے خود اس کے علوم و معارف اور انوار و برکات سے مستفیض ہوں اور دوسرے یہ کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں تک قرآن مجید کی لازوال و بے مثال تعلیم کو پہنچائیں اور انہیں اس کا گرویدہ اور والہ و شیدا بنائیں۔ ان دونوں اہم اور عظیم الشان کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہاد بالقرآن کی اصطلاح استعمال کر کے اسے سب سے بڑا جہاد قرار دیا ہے۔

چونکہ اس آخری زمانہ میں مسلمان قرآن مجید پر عامل نہ رہنے کی وجہ سے جہاد بالقرآن کے فرض سے یکسر غافل اور اس کی ادائیگی سے بالکل محروم ہو چکے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی غرض سے مبعوث فرمایا کہ آپ مسلمانوں کو جہاد بالقرآن کے وصف سے پھر متصف کر دکھائیں تا عالمگیر بنیادوں پر قرآن مجید کی اشاعت کا خاطر خواہ انتظام ہو اور اسلام کے دُنیا میں پھیلنے اور غالب آنے کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے۔ آپؑ نے اپنی بعثت کی اس غرض کو بار بار اور بالوضاحت بیان فرمایا اور فی الحقیقت ایک ایسی جماعت قائم کر دکھائی کہ جس نے جہاد بالقرآن کو اپنی زندگی کا مقصد بنا کر اپنی تمامتر صلاحیتوں اور وسائل کو اس راہ میں وقف کر ڈالا اور وہ گزشتہ اسّی سال سے وقف کئے ہوئے ہے آج دنیا میں آپؑ کی قائم کردہ جماعت یعنی جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو گزشتہ اسّی سال سے جہاد بالقرآن کا فریضہ پوری مستعدی سے سرانجام دیتی چلی آرہی ہے اور اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں اس کی مساعی اور انتھک جدوجہد کا حلقہ بفضل اللہ تعالیٰ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

بالخصوص خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس دَور میں یہ جدّوجہد جن نئی وسعتوں سے ہمکنار ہو رہی ہے وہ اس امر پر دال ہے کہ چند سال کے اندر اندر قرآن مجید کو (دُنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ) لاکھوں لاکھ کی تعداد میں طبع کرا کے دُنیا کے ہر خطہ میں بسنے والی اقوام اور اُن کے افراد کے ہاتھوں میں پہنچا دیا جائے گا۔ چنانچہ اس غرض کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشاعتِ قرآنِ عظیم کا ایک عظیم منصوبہ بنایا ہے اور حضور اسے رُوبعمل لانے کے انتظامات میں دن رات مشغول ہیں۔ اس منصوبہ کے ابتدائی مرحلہ کے طور پر طے یہ کیا گیا ہے کہ پانچ سات سال کے اندر اندر قرآن مجید کے (دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ) کم از کم دس لاکھ نسخے طبع کرا کے انہیں دُنیا کی مختلف اقوام میں ایک خاص پروگرام کے مطابق پھیلا دیا جائے تا دُنیا بھر میں مطالعہ قرآن کی ایک رَو چل نکلے۔ اس عظیم منصوبہ پر عمل شروع بھی ہو چکا ہے اور قرآن مجید (مع انگریزی ترجمہ) کے قریباً ایک لاکھ نسخے دُنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلائے جا چکے ہیں۔ اس ابتدائی مرحلہ میں مغربی افریقہ کے ممالک کو اوّلیت دی گئی ہے جہاں کے قریباً تمام بڑے بڑے ہوٹلوں کے تمام رہائشی کمروں میں قرآنِ مجید کے نسخے رکھوائے جا چکے ہیں تاکہ ان میں قیام کرنے والے سیاح ان سے استفادہ کر سکیں۔

لیکن اس عظیم منصوبہ کو پورے طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے بہت وسیع تر انتظامات کی ضرورت ہے۔ دُنیا کے مختلف حصوں میں جدید نوعیت کے چھاپہ خانوں کے قیام نیز تجلید کے اعلیٰ انتظام اور قرآن مجید کے نسخوں کی تقسیم کے نظام کے بغیر یہ عظیم الشان کام انجام نہیں پا سکتا۔ ان انتظامات کے سلسلہ میں ہی حضور نے یورپ کا حالیہ سفر اختیار فرمایا تھا۔ ان انتظامات کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے پر دُنیا بھر میں قرآنِ مجید کی انتہائی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی راہ ہموار ہو جائے گی جو عالمگیر غلبۂ اسلام پر منتج ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان ایام میں اس عظیم منصوبہ کے خاطر خواہ طریق پر رُوبعمل آنے کے سلسلہ میں خاص التزام کے ساتھ دردمندانہ دُعائیں کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈال کر اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

قطعہ

احمدی سے خطاب

منتظر ہے تری ہر حدِّ زمیں
گاڑ دے جا کے لوائے قرآں
ظلمتِ شرک مٹا دے جا کر
جا کے پھیلا دے ضیائے قرآں

جنگ عظیم اور زار روس کا عبرتناک انجام

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ فجی

نوٹ:۔ ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا۔

تمام مذاہب یہ مانتے ہیں کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے وہ زندہ ہے اور زندگی دینے والا بھی وہی ہے وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ اسلام کی پاک کتاب قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات جیسے پہلے جاری اور قائم تھیں آج بھی جاری اور قائم ہیں۔ اس کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے کلام کرتا اور ان کو غیب کی اہم خبریں دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے کہ

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ
عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا
مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(سورۃ الجن)

یعنی "اللہ تعالیٰ ہی غیبوں کو جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے۔"

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور پیشگوئیوں کے مطابق سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود اور مامور بنا کر مبعوث فرمایا جو فنافی الرسول ہونے کے لحاظ سے آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند روحانی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کلام اور وحی سے نوازا اور ہزاروں عظیم الشان پیشگوئیاں آپ کو عطا کیں جن میں سے بہت سی پوری ہو چکی ہیں اور بہت سی آئندہ پوری ہونے والی ہیں

اس وقت میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ایک نہایت عظیم الشان پیشگوئی بیان کرنا چاہتا ہوں جو جنگ عظیم اور زار روس کے عبرتناک انجام کے بارے میں ہے جو نہایت آب و تاب اور حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی یہ پیشگوئی آپ نے ۱۹۰۵ء میں فرمائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عربی اور اردو زبان میں اس جنگ کی تباہ کاریوں کے بارے میں مطلع فرمایا۔ آپ نے اس کی مزید تشریح اردو نظم میں فرمائی جس کے چند شعر یہ ہیں۔

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

آپ نے اس نظم کے نیچے یہ نوٹ تحریر فرمایا کہ

"گو بظاہر الفاظ زلزلہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں مگر ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھا دے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور مالوں پر سخت تباہی آوے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اس کے علاوہ آپ کو الہام ہوا "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں — لنگر اٹھا دو"

اس پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ آئندہ دنیا پر ایک خطرناک آفت اور مصیبت آنے والی ہے جو ساری دنیا کو اس طرح ہلا دے گی جیسے خطرناک زلزلہ ہلا دیتا ہے۔ اس سے انسانوں، دیہات اور کھیتوں پر سخت تباہی آئے گی۔ گویا قیامت کا ایک نمونہ ہوگا۔ ہرے بھرے کھیت، باغ، چرند، پرند سمندر، دریا اور ندیاں سب پر آفت آئیگی۔ کل انسان بڑے ہوں یا چھوٹے اور کل حکومتیں اس کے صدمے سے کمزور ہو جائیں گی خاص طور پر زار روس کی حالت سخت زار ہو جائیگی جانوروں تک پر اس کا اثر پڑیگا اور ان کے حواس جاتے رہیں گے۔

یہ پیشگوئی پوری تفصیل سے سامنے رکھی جائے اور اس پر یکجائی رنگ میں غور کیا جائے تو روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ اس سے مراد "جنگ عظیم" ہے جو ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی اور پوری دنیا پر تباہی اور بربادی پھیلا کر ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی جیسا کہ بتایا جا چکا ہے یہ پیشگوئی ۱۹۰۵ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس کے نو سال بعد اس کے وقوع کا اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا۔ اس جنگ نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یورپ اس کا مرکز تھا ایشیا بھی اس میں ملوث ہوا۔ چین، جاپان۔ ہندوستان۔ ایران۔ عراق۔ شام فلسطین اور سائبیریا کو بھی اس میں شامل ہونا پڑا افریقہ کے براعظم کے چاروں کونوں میں جنگ ہوئی۔ کینیڈا امریکہ شمالی اور جنوبی اور تمام چھوٹے بڑے جزائر اس میں شریک ہوئے۔ غرض دنیا کا کوئی خطہ بھی اس جنگ سے محفوظ نہ رہا۔ پہاڑ بھی اڑ گئے۔ بہت سے شہر برباد ہوئے۔

کھیتوں اور باغوں کا جو نقصان ہوا اس کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ جن علاقوں میں جنگ ہو رہی تھی وہاں کے جانور حواس باختہ ہو کر نیست و نابود ہو گئے۔ بعض علاقوں میں گولہ باری کی کثرت سے گڑھے پڑ گئے اور نیچے سے پانی نکل آیا۔ خونریزی اس قدر ہوئی کہ ندیوں کا پانی سرخ ہو گیا اور بعض محاذوں پر اس قدر جنگ ہوئی کہ خون کی ندیاں بہہ پڑیں۔ جنگ عظیم نے ظاہری عمارتوں کو ہی نیست و نابود نہیں کیا بلکہ یورپین تمدن کی بنیادوں کو ہلا دیا برٹش ایمپائر جس کے مقبوضات ساری دنیا میں پھیلے ہوئے تھے اس پر جو زلزلہ اور آفت آئی اس کا اظہار ایک انگریز مصنف مسٹر لے۔ آر میری جنگ کے اثرات بیان کرتے ہوئے خلاصۃً ایک فقرے میں یوں کرتا ہے کہ

"The Dominions Plunged into the War as Dependences: Thy emerged from it as Nations."

یعنی برٹش ایمپائر کے ماتحت ممالک جنگ عظیم میں شامل ہوتے تھے تو وہ مقبوضہ ممالک تھے مگر جب جنگ سے باہر نکلے تو وہ آزاد اور مختار قومیں بن گئے۔"

(دی ہسٹری آف دی برٹش ایمپائر مصنفہ ایس ریڈ برٹ ۵۸ء لندن)

پھر پیشگوئی میں یہ الفاظ بھی تھے "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں۔ لنگر اٹھا دو" اس کے مطابق اس جنگ میں اتنے جہاز استعمال ہوئے اور اس قدر آپس میں ایک دوسرے کے بالمقابل سمندروں میں چکر لگاتی پھرتی تھیں کہ اس سے قبل دنیا نے کبھی یہ نظارہ نہیں دیکھا تھا۔

پھر اس جنگ میں سب سے زیادہ عبرتناک انجام زار روس کا ہوا جس کے متعلق پیشگوئی میں "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" کے الفاظ استعمال کئے گئے تھے اس کے مطابق روس کے ملک میں ایک زبردست اندرونی عوامی انقلاب رونما ہوا۔ جس کے نتیجہ میں بالشویک تحریک غالب آئی اور زار کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا چنانچہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء وہ انقلابی دن تھا کہ دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اختیار رکھنے والا بادشاہ جو اپنے آپ کو "زار" کہتا تھا یعنی "کسی کی حکومت نہ ماننے والا اور سب پر حکومت کرنے والا" وہ حکومت سے بے دخل ہو کر اپنی رعایا کے ماتحت ہو گیا اور اس کے تین دن بعد یعنی ۱۵ مارچ کو مجبوراً اسے اپنے ہاتھ سے یہ اعلان لکھنا پڑا کہ:

"وہ اور اس کی اولاد تخت روس سے دستبردار ہوتے ہیں۔"

اور پیشگوئی کے مطابق زاروں کا خاندان کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔

زار روس (نکولس ثانی) اس کے چند دن بعد یعنی ۲۱ مارچ کو قید کر لیا گیا

(باقی صفحہ ۴ پر)

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم مولوی عطاء اللہ صاحب مرحوم

—مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ—

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا فخر حاصل تھا مورخہ ۱۲ ستمبر بوقت مغرب اپنے وطن جالپور ڈاکخانہ دریا خان مری۔ ضلع نواب شاہ میں بعمر تقریباً ۱۰۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ایک عرصہ سے بوجہ ضعف پیری بیمار چلے آرہے تھے لیکن قریباً ایک ماہ سے طبیعت زیادہ خراب رہنے لگی تھی

مرحوم پھمبیاں ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے آپ ۱۹۰۳ء میں اپنے گاؤں والوں کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اکثر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دبانے کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔ اکثر حضور کا حلیہ مبارک بڑے محبانہ پیرایہ میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ نماز باجماعت کا ہمیشہ التزام فرمایا کرتے۔ تہجد گذار اور دعاؤں سے خاص شغف رکھتے تھے جماعتی جلسوں اور دوسری تقریبات میں بڑے شوق سے شامل ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار بڑی رقت سے پڑھتے رہتے۔ آپ کا تبلیغ کا انداز بڑا دلچسپ تھا پنجابی زبان کے شاعر تھے

آپ ۱۹۳۶ء میں اپنے آبائی گاؤں پھمبیاں ضلع ہوشیار پور سے ترک سکونت کر کے سندھ میں آباد ہو گئے تھے جہاں آپ کی زمین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو فرمایا تھا کہ "میں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا" حضرت مولوی عطاء اللہ صاحب کی ذات میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسے پورا فرمایا۔ باوجود تھوڑی سی زمین کے آپ کی آمدنی میں بڑی برکت تھی۔ آپ جماعت کی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ علاوہ لازمی چندہ جات طوعی چندہ جات مثلاً تحریک جدید۔

وقف جدید، انصار اللہ، فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں ریزرو فنڈ سب میں آپ نے دل کھول کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے نفوس میں برکت اس امر سے ظاہر ہے کہ اس وقت آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے۔ تین بیٹیاں اور چودہ پوتے پوتیاں۔ پڑپوتے پڑپوتیاں نواسے نواسیاں اور پڑنواسے پڑنواسیاں چھوڑی ہیں۔

آپ کا اصل نام محمد بخش تھا حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نام تبدیل کر کے عطاء اللہ رکھوایا۔ خلافت سے آپ کو خاص عشق تھا اور اس کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کے لئے ہمیشہ دوستوں کو نصیحت کرتے رہتے تھے۔ نظام جماعت کی سختی سے پابندی فرماتے تھے۔ افسوس کہ آپ کی وفات سے خیرپور اور نواب شاہ کے دونوں اضلاع میں اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں سے کوئی مبارک فرد باقی نہیں رہا۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اسلئے آپ کو امانتاً جالپور کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان میں ان کی نیکیاں اور برکتیں جاری رکھے۔

صحابہ کی وفات کے بعد تابعین پر جو غلبہ اسلام کی ذمہ داری پڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اسے کماحقہ باحسن وجوہ اٹھانے اور سرخرو ہو کر اپنے حضور حاضر ہونے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۳

اس کی بیوی زاہدہ اور دو اسکے بیٹے اور بیٹیاں بھی قید کر لی گئیں۔ قید و بند میں انکو سخت اذیتیں اور دکھ دئے گئے۔ زار اور اسکی اولاد کی آنکھوں کے سامنے ان کی لڑکیوں کی عصمت دری کی گئی۔ آخر ۱۴ جولائی ۱۹۱۸ء کو زار مع اپنے کل خاندان کے نہایت شدید عذاب کیساتھ قتل کر دیا گیا اور خدا کے مرسل کی بات پوری ہوئی کہ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار۔ اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کے ذریعہ عذاب کے نشان بھی ظاہر کرتا ہے اور رحمت کے نشان بھی۔ پس مبارک ہیں وہ جو وقت کے مامور کو قبول کر کے اور سچے دل سے اس کی اطاعت کر کے رحمت کے نشان کو طلب کرتے ہیں۔

محترم پیرزادہ رشید احمد صاحب ارشد مرحوم کا ذکر خیر

مکرم ہارون الرشید صاحب ارشد سمن آباد۔ لاہور

میرے والد ماجد محترم پیرزادہ رشید احمد صاحب ارشد سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ پنجاب کی مردم خیز زمین ضلع گجرات کے گاؤں گولے کی (جو دریائے چناب کے کنارے واقع ہے) میں ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے آپ کا خاندان ایک مشہور پیرزادوں اور گدی نشینوں کا خاندان تھا آپ کے والد پیر محمد رمضان صاحب متبحر عالم اور نہایت خوشخط لکھنے والے تھے۔ وہ ۱۹۰۵ء میں قادیان میں بھی آئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کا نام ایک نشان کے شاہد کے طور پر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں درج فرمایا ہے۔ آپ کی ہمشیرہ سکینۃ النساء صاحبہ مرحومہ اہلیہ حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؓ بھی بڑے علمی ذوق کی مالک خاتون تھیں اعلیٰ درجہ کی انشاء پرداز تھیں خوشخطی میں بھی انہیں کمال حاصل تھا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں قریباً ۸ سال کا تھا کہ میرے والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ میرے والد ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔ آخر مئی ۱۹۰۸ء میں محترم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں لاہور میں مقیم تھے مجھے لاہور بلوا بھیجا محترم اکمل صاحب (برادر قاضی ظہور الدین صاحب اکملؓ) مجھے ساتھ لے کر لاہور پہنچے وہاں غالباً ظہر کی نماز کے وقت میں حضور کی زیارت سے پہلی دفعہ مشرف ہوا۔ عصر کی نماز میں محترم قاضی صاحب نے مجھے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کیا کہ:۔

"میرا پھوپھی زاد بھائی ہے اور
اس کا باپ فوت ہو گیا ہے
یتیم کی دلداری مستحب ہے کہ
حضور اس پر اپنا دست شفقت
پھیریں"

اس پر حضور نے میری پیٹھ پر دو مرتبہ اپنا دست مبارک پھیرا اور تین مرتبہ مجھے تھپکی دی۔ اس کے بعد بیعت ہوئی۔ اور میں بھی حضور کی بیعت سے دستی طور پر مشرف ہوا۔ بیعت کے بعد ہم دونوں گولے کی واپس آ گئے۔ بیعت کے تیسرے دن حضور کا وصال ہو گیا۔ لہذا اس کے بعد زیارت کا موقعہ نصیب نہ ہوا۔

دس سال کی عمر میں والد صاحب مرحوم قادیان آگئے۔ جہاں ۱۹۱۹ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا پھر میو سکول آف آرٹس لاہور سے ڈپلوما حاصل کیا۔ بعد میں بحیثیت کلرک دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ملازمت اختیار کر لی اور متواتر ۴۱ سال تک مختلف شعبوں میں کام کرتے رہے اور بالآخر محاسب صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔

آپ کو علمی شوق ورثہ میں ملا تھا۔ اوائل عمر میں ہی آپ نے قادیان سے ایک رسالہ "گل رعنا" نکالا جس میں ہلکے پھلکے مضامین اور قادیان کی خبریں ہوتی تھیں۔ رسالہ آپ خود ہی لکھ کر پتھر کے پریس پر چھاپا کرتے اور خود ہی احباب جماعت میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ مطالعہ کا بڑا شوق تھا آخری عمر میں بھی اخبارات و رسائل اس کثرت سے پڑھا کرتے تھے کہ ہم سب بہن بھائی دیکھ کر [illegible] کرتے۔ سلسلہ کی تاریخ سے متعلق آپ کی معلومات بہت وسیع تھیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کی وجہ سے آپ کو متعدد سفروں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ قیام پاکستان سے قبل کئی بار شملہ بھی گئے جہاں اس وقت نامور لیڈروں سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ان لیڈروں میں بعض سے آپ کی خط و کتابت بھی [illegible]

آپ شعر بھی کہتے تھے۔ ۱۹۱۳ء میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب خلف الرشید حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی [illegible] پر آپ کے [illegible] "گل رعنا" میں بھی شائع ہوئے۔ والد صاحب بالعموم رات کو ہمیں قادیان کے اوائل زمانہ کی باتیں اور سلسلہ کے اہم واقعات سنایا کرتے۔ ہمیں خود پڑھایا کرتے اور گھر کے فارغ اوقات میں بہت کم باہر جانے دیتے [illegible] میں بہت انکساری، نفاست اور حلیمی پائی جاتی تھی۔ اور اپنا کام بڑی محنت اور جفاکشی دیانتداری اور انہماک سے کرتے۔ بیواؤں یتیموں اور بچوں کی درخواستیں اور عرضیاں بڑے شوق سے لکھتے۔ اس غرض سے آپ نے ٹائپ مشین بھی خرید رکھی تھی۔ آپ یہ خدمت بلا معاوضہ کیا کرتے۔ ملکانہ میں [illegible] اور ہمارے کئی مبلغ میدان تبلیغ میں [illegible] والد صاحب ان مبلغین کی تنخواہیں ان کے گھروں میں دے آتے تاکہ ان کے بیوی بچوں کو تکلیف نہ ہو کئی دفعہ یہ خدمت آپ نے مجھ سے بھی لی [illegible]

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۳۲۶

میں مہنگے خان ولد گھسیٹے صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال بیعت جنوری ۱۹۲۰ء ساکن چک ۲/ڈی۔بی ضلع میانوالی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مہنگے خان ساکن ۲/ڈی بی ڈاکخانہ ۳/ڈی بی براستہ کندیاں ضلع میانوالی۔

گواہ شد: محمد صدیق بقلم خود چک ۲/ڈی بی تحصیل و ضلع میانوالی۔

گواہ شد: عبدالغنی چک ۲/ڈی بی ڈاکخانہ ۳/ڈی بی براستہ کندیاں۔ ضلع میانوالی۔

مسل نمبر ۲۱۳۲۷

میں عائشہ بی بی زوجہ مہنگے خان صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ۲/ڈی بی ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: عائشہ بی بی زوجہ مہنگے خان صاحب معرفت محمد صدیق چک ۲/ڈی بی ڈاکخانہ ۳/ڈی بی براستہ کندیاں ضلع میانوالی۔

گواہ شد: محمد صدیق بقلم خود چک ۲/ڈی بی ڈاکخانہ ۳/ڈی بی براستہ کندیاں ضلع میانوالی

گواہ شد: مہنگے خان۔ خاوند موصیہ چک ۲/ڈی بی ضلع میانوالی۔

مسل نمبر ۲۱۳۲۸

میں امۃ الجمیل ارشد زوجہ چوہدری عبدالرشید ارشد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکڑوال ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے

(۱) زیور طلائی تین عدد انگوٹھیاں ایک عدد ہار چار عدد چوڑیاں کانٹے ایک جوڑی کل مالیتی -/۳۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: امۃ الجمیل زوجہ عبدالرشید ارشد ساکن مکڑوال کالری ضلع میانوالی

گواہ شد: عبدالرشید ارشد سیکرٹری مال خاوند موصیہ۔ مکڑوال کالری ضلع میانوالی

گواہ شد: عبدالقدیر مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۱۳۲۹

میں بشیر الدین محمود ولد چوہدری عبدالغنی صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھکر ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:—

۱۔ زمین ڈیڑھ کنال بارانی قیمتی -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۸ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: بشیر الدین محمود مربی سلسلہ احمدیہ معرفت ملک سنز مسلم بازار بھکر۔ ضلع میانوالی۔

گواہ شد: بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ ۴۷/ٹی ڈی اے بھکر ضلع میانوالی۔

گواہ شد: مسعود احمد بقلم خود قائد مجلس خدام احمدیہ ۱۴۷/ٹی ڈی اے بھکر ضلع میانوالی۔

سب سے اعلیٰ مزیدار اور فائدہ بخش ہے

تریاق سلیمانی

تبخیر معدہ۔ کھٹی میٹھی ڈکاریں، پیٹ درد، بیٹھی متلی قے اور اسہال میں اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔

المنار دواخانہ۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

آج اتوار ہے

دانتوں کے معائنہ کا دن!

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں

مسوڑھے خراب ہوں تو پائیوریا کیور -/۱۰ روپے

دانتوں میں گھن وغیرہ ہو تو کیریز کیور -/۱۰ ”

دانت درد ہو تو ٹوتھ کیور -/۲ ”

فوری اور مستقل علاج

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ

تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۴۰۶

پروڈکشن برانچ فون ۶۰۷

بقیہ صفحہ ۵

ریٹائر ہونے کے بعد آپ کی صحت بہت کمزور ہو گئی۔ گو ربوہ چھوڑنے کو آپ کا جی نہیں چاہتا تھا لیکن مجبوراً تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے لائل پور تشریف لے آئے۔ اور ایک لمبا عرصہ وہاں مقیم رہے۔ مہینہ میں دو تین بار ربوہ تشریف لے جاتے۔ اور پرانے دوستوں سے مل کر بڑی مسرت محسوس کرتے۔

۲ر مئی ۱۹۶۹ء کو آپ بیمار ہوئے والدہ محترمہ اور برادرم عزیزم امین الرشید سلمہ اللہ کے ساتھ ربوہ چلے آئے۔ اور وہاں پہنچ کر ہر ممکن علاج و معالجہ جاری رکھا لیکن صحت بحال نہ ہوئی بلکہ دن بدن گرتی چلی گئی اور بالآخر خدا تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی۔ اور آپ ہمیں مغموم و محزون چھوڑ کر ۱۹ اکتوبر کو صبح کی اذان سے چند منٹ قبل اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ کی وفات کی اطلاع فون کے ذریعہ ملی تو ہم تین بھائی اور ایک ابن عزیزہ شہناز سلمہا اللہ جو ربوہ سے باہر تھے۔ گھر پہنچ گئے۔ ہمارے ربوہ پہنچنے پر جنازہ تیار تھا۔ اسی دن نماز عصر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب بکثرت تعداد میں شامل ہوئے۔ آپ کی وفات پر ربوہ کے مردوزن کئی روز تک بڑی تعداد میں تعزیت کی غرض سے ہمارے گھر آتے رہے۔ اور اس طرح ہمارے صدمہ کو ہلکا کرنے کا موجب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے حضور سے بہتر جزا دے اور انہیں اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تقرر حفاظ برائے نماز تراویح سال ۱۹۷۳ء

۱	مسجد مبارک ربوہ		مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب
۲	مسجد محمود ربوہ		" حافظ مسعود اقبال صاحب
۳	" دارالرحمت شرقی	ربوہ	حافظ محمد صدیق صاحب
۴	" دارالرحمت وسطی	ربوہ	حافظ سمیع اللہ صاحب
۵	" دارالرحمت غربی	ربوہ	" محمد ابراہیم صاحب
۶	" فیکٹری ایریا	ربوہ	" بشارت احمد صاحب
۷	" دارالعلوم	ربوہ	" منظور احمد صاحب
۸	" دارالبرکات	ربوہ	" سعد اللہ خان صاحب
۹	" چنیوٹ		" مبارک علی صاحب
۱۰	" دارالذکر	لاہور	" عطاء الحق صاحب
۱۱	" دہلی دروازہ	لاہور	" قاری فتح محمد صاحب
۱۲	حلقہ چھاؤنی	لاہور	" قاری محمود احمد صاحب
۱۳	" سول لائن	لاہور	" علم الدین صاحب
۱۴	" وحدت کالونی	لاہور	" طالب حسین صاحب
۱۵	" ماڈل ٹاؤن	لاہور	صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف
۱۶	" شالامار ٹاؤن	لاہور	" محمد رفیق صاحب گجراتی
۱۷	" کرشن نگر	لاہور	" محمد شریف صاحب بھیروی
۱۸	" مغلپورہ	لاہور	" کرم الٰہی صاحب
۱۹	" پتوکی ضلع	لاہور	" عبدالرشید صاحب عارف
۲۰	شیخوپورہ شہر		" محمد یوسف صاحب (احمد نگر)
۲۱	سانگلہ ہل		" عبدالحی صاحب
۲۲	گوجرانوالہ شہر		" حکیم محمد یعقوب صاحب اسلم
۲۳	سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ		" احمد جبرائیل سعید صاحب
۲۴	منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ		" سید احمد شاہ صاحب
۲۵	گجرات شہر		" عبدالحنان صاحب
۲۶	کھاریاں شہر		" مبارک احمد صاحب
۲۷	منڈی بہاؤالدین (شوگر ملز)		" غلام محمد صاحب
۲۸			
۲۹	دوالمیال ضلع جہلم		" محمد سلیمان صاحب
۳۰	سرگودھا شہر		" ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
۳۱	خوشاب ضلع سرگودھا		" عبدالکریم صاحب خوشابی
۳۲	بیانی ضلع سرگودھا		" بشیر احمد صاحب
۳۳	ساہیوال شہر		" عبدالسمیع صاحب عارف
۳۴	اوکاڑہ ضلع ساہیوال		" ماہی خان صاحب
۳۵	لائلپور شہر		" محمد اکرم حفیظ صاحب
۳۶	چک ۲۷۶/ ر ب لائلپور		" محمد یعقوب صاحب
۳۷	ملتان شہر		" عبدالمالک صاحب
۳۸	دنیاپور ضلع ملتان		" غلام رسول صاحب
۳۹	علی پور ضلع مظفر گڑھ		" عبدالحکیم صاحب
۴۰	قمر آباد		" مختار احمد صاحب
۴۱	کوئٹہ		" محمد شریف صاحب
۴۲	راولپنڈی شہر		" اللہ یار صاحب
۴۳	اسلام آباد		" امیر حسین صاحب
۴۴	واہ کینٹ		" قاری محمد شریف صاحب
۴۵	گوجر خان		" محمد اسماعیل صاحب
۴۶	کوٹلی آزاد کشمیر		" مسعود احمد صاحب
۴۷	تربیلا		" قریشی محمد حنیف صاحب

ایک نہایت اندوہناک حادثہ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳/ستمبر (بروز اتوار) کی شام کو ساڑھے چار بجے مکرم کرنل راجہ مبشر احمد صاحب اور ان کی ہمشیرہ محترمہ طاہرہ حمید صاحبہ زوجہ سید حمید احمد صاحب اسلام آباد جہلم کے قریب کار کے ایک مہلک حادثے میں وفات پا کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

وہ اپنے بڑے بھائی راجہ منور احمد صاحب ایم پی اے کی بارات کے ہمراہ مردان سے لاہور جا رہے تھے۔ اگلے روز ۲۴/ستمبر کو ہر دو مرحومین کی نعشیں ربوہ لائی گئیں۔ جہاں پر بعد نماز عصر مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد محترمہ طاہرہ حمید صاحبہ مرحومہ کا تابوت بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ مکرم کرنل مبشر احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کی تدفین عام قبرستان میں عمل میں آئی۔ جہاں پر تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ کرنل راجہ مبشر احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت راجہ علی محمد صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور مکرم راجہ نصیر احمد صاحب اور راجہ منور احمد صاحب ایم پی اے کے بھائی تھے۔ صرف ۳۷ برس عمر پائی۔ ۳ بچے اپنی یادگار چھوڑے۔ ان کی ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ کی عمر صرف ۲۷ برس تھی انہوں نے بھی تین بچے اپنی یادگار چھوڑے۔

اس المناک حادثہ میں کرنل مبشر احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ (دختر مکرم مرزا عبداللہ جان صاحب چیئرمین الیکشن ٹریبونل صوبہ سرحد) بھی سر میں ضربات پہنچنے کی وجہ سے مجروح ہوئی ہیں وہ تاحال جہلم کے ملٹری کے ہسپتال میں بے ہوش پڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

ادارہ الفضل اس دردناک حادثہ پر راجہ علی محمد صاحب مرحوم کے صاحبزادوں اور متعلقہ خاندانوں کے تمام افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مرحومین کی مغفرت فرماتے ہوئے انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین اور پسماندگان کو اپنے خاص فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہر دو مرحومین کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ اس حادثہ میں ایک اور خاتون بیگم کرنل عزیز الرحمٰن صاحب بھی جاں بحق ہوئیں۔

رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ میں درس کنندگان مسجد مبارک۔ ربوہ

۱	یکم رمضان تا ۳ رمضان	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد	سورہ فاتحہ	تا سورہ آل عمران رکوع ۹
۲	۴ " " ۶ "	" غلام باری صاحب سیف	" آل عمران رکوع ۱۰	تا سورۃ مائدہ
۳	۷ " " ۹ "	" ابوالمنیر نورالحق صاحب	" انعام	تا سورۃ انفال
۴	۱۰ " " ۱۲ "	" قاضی مبارک احمد صاحب	" توبہ	تا سورۃ یوسف
۵	۱۳ " " ۱۵ "	" قاضی محمد نذیر صاحب	" رعد	تا " کہف
۶	۱۶ " " ۱۸ "	" شیخ مبارک احمد صاحب	" مریم	تا " فرقان
۷	۱۹ " " ۲۱ "	" میر مسعود احمد صاحب	" شعراء	تا " سبا
۸	۲۲ " " ۲۴ "	" محمد اسماعیل صاحب منیر	" فاطر	تا " زخرف
۹	۲۵ " " ۲۷ "	" سید محمود احمد صاحب ناصر	" دخان	تا " تحریم
۱۰	۲۸ " " ۲۹ "	" مولانا عبدالمالک خان صاحب	" ملک	تا " الناس

(نظارت اصلاح و ارشاد)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۰/۲۱ ستمبر ۷۳ء کی درمیانی رات دو لڑکیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور نیک بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

(مشتاق احمد ارشد۔ اعوان ایڈووکیٹ احمدیہ شرقیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵